السراجی فی المیراث

نوٹس

استاذ العلماء حضرت علامہ محمد ہاشم صاحب

جامعہ ہجویریہ، داتا دربار، لاہور

فہرست

ذوی الفروض کا بیان:

ذوی الفروض سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا حصہ قرآن پاک میں مقرر ہے۔ انکی تعداد بارہ ہے ان میں سے چار مرد اور آٹھ عورتیں ہیں۔

مرد = ۱۔ باپ ۲۔ دادا ۳۔ شوہر ۴۔ اخ خیفی

عورتیں = ۱۔ ماں ۲۔ بیوی ۳۔ حقیقی بہن ۴۔ پدری بہن

۵۔ مادری بہن ۶۔ بیٹی ۷۔ پوتی ۸۔ دادی

ذوی الفروض کے حالات:

۱۔ باپ:

ا۔ مذکر اولاد ہو تو باپ کو چھٹا حصہ ملے گا۔

ب۔ مونث اولاد ہو تو باپ کو چھٹا حصہ اور بقیہ مال ملے گا۔

ج۔ اولاد نہ ہو تو سارا مال باپ کو ملے گا۔

۲۔ جد صحیح (دادا):

☆اگر دادا کی نسبت میت کی طرف کی جائے اور درمیان میں ماں کا واسطہ نہ ہو تو اس کو جد صحیح کہتے ہیں۔ اگر ماں کا واسطہ ہو تو اس کو جد فاسد کہتے ہیں۔ دادا کے چار حالات ہیں۔

ا۔ مذکر اولاد ہو تو دادا کو چھٹا حصہ ملے گا۔

ب۔ مونث اولاد ہو تو دادا کو چھٹا حصہ اور بقیہ مال ملے گا۔

ج۔ اگر لاولد ہو تو سارا مال دادا کو ملے گا۔

د۔ اگر لاولد کے ساتھ باپ کو بھی چھوڑ جائے تو دادا کو کچھ نہیں ملے گا۔

۳۔ زوج (شوہر):

ا۔ اولاد کی موجودگی میں اگر زوجہ فوت ہوجائے تو شوہر کو چوتھا حصہ ملے گا۔

ب۔ اولاد کی غیر موجودگی میں نصف مال ملے گا۔

۴۔ اخ خیفی (مادری بھائی)/اختِ خیفیہ (مادری بہن):

ا۔ ایک ہونے کی صورت میں سدس ملے گا۔

ب۔ ایک سے زائد ہونے کی صورت میں ثلث ملے گا۔

ج۔ باپ دادا وِان علا اور بیٹا پوتا وِان سفل اور مذکر اولاد کی موجودگی میں یہ محروم رہے گا۔

نوٹ: مادری بہن بھائی کسی مسئلے میں جمع ہوجائیں تو یہ برابر کے حصے دار ہیں باقی جو مذکر ہوں گے ان کو ڈبل اور مونث کو سنگل حصہ ملے گا۔

۵۔ بنت (بیٹی):

ا۔ ایک ہونے کی صورت میں آدھا مال لے گی۔

ب۔ ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان لیں گی۔

ج۔ بیٹے کی موجودگی میں عصبہ ہوگی۔

۶۔ پوتی:

ا۔ ایک ہونے کی صورت میں آدھا مال لے گی۔

ب۔ ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان لیں گی۔

ج۔ ایک بیٹی کی موجودگی میں چھٹا حصہ لے گی۔

د۔ ایک سے زیادہ بیٹیوں کی صورت میں محروم ہوگی بشرطیکہ اس کے برابر کا یا اس سے کم

درجے کا کوئی لڑکا نہ ہو۔ اگر ہوگا تو محروم ہونے سے بچ جائے گی۔

ہ۔ بیٹے کی موجودگی میں محروم رہے گی۔

و۔ پوتے کی موجودگی میں عصبہ بن جائیگی۔

۷۔ ام:

ا۔ بہن بھائی اور اولاد کے جوڑے کی موجودگی میں سدس لے گی۔

ب۔ درج ذیل دوصورتوں میں بقیہ مال کا تیسرا حصہ ملے گا۔

۱) زوج،اب،ام ۲) زوجہ،اب،ام

ج۔ مذکورہ افراد کی غیر موجودگی میں کل مال کا تیسرا حصہ لے گی۔

۸۔زوجہ:

ا۔ اولاد کی موجودگی میں ثمن یعنی آٹھواں حصہ لے گی۔

ب۔ اولاد کی غیر موجودگی میں ربع یعنی چوتھا حصہ لے گی۔

۹۔اختِ عینیہ(حقیقی بہن):

ا۔ ایک ہونے کی صورت میں نصف لے گی۔

ب۔ ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان لے گی۔

ج۔ حقیقی بھائی کی موجودگی میں عصبہ ہوگی۔

د۔ بیٹی، پوتی، پرپوتی وان سفل کی موجودگی میں عصبہ ہوگی۔

ہ۔ باپ،داداوان علا اور مذکر اولاد کی موجودگی میں محروم ہوگی۔

۱۰۔اختِ علیہ(پدری بہن):

ا۔ ایک ہونے کی صورت میں نصف لے گی۔

ب۔ ایک سے زیادہ ہونے کی صورت میں ثلثان لیں گی۔

ج۔ ایک حقیقی بہن کی موجودگی میں سدس لے گی۔

د۔ ایک سے زیادہ حقیقی بہنوں کی موجودگی میں محروم ہوجائے گی بشرطیکہ پدری بھائی نہ ہو۔اگر ہوگا تو محروم ہونے سے بچ جائے گی۔

ہ۔ پدری بھائی کے ہوتے ہوئے عصبہ ہوجائے گی۔

و۔ حقیقی بھائی کے ہوتے ہوئے محروم ہوجائے گی۔

ز۔ باپ دادا وان علا کی موجودگی میں محروم ہوجائے گی۔

۱۱۔جدہ صحیحہ (دادی):

ا۔ ایک ہو یا ایک سے زائد ہو تو سدس لے گی۔

ب۔ ماں کی موجودگی میں ابوی اور اموی دونوں محروم ہوں گی اور باپ کی موجودگی میں جدہ صحیحہ ابوی محروم ہوجائیگی۔اور دادا کے ساتھ بھی ابوی محروم ہوگی سوائے باپ کی ماں (یعنی دادی) کے۔

☆جو حصے قرآن پاک میں مقرر کیے گئے ہیں وہ کل چھ ہیں۔

۱۔نصف ۲۔ربع ۳۔ثمن ۴۔ثلث ۵۔ثلثان ٦۔سدس

ان تمام مذکورہ حصوں کو اجزاء کہتے ہیں اور ہر جزء مخرج کا محتاج ہوتا ہے۔

مخرج کی تعریف:

کسی بھی جزء کا مخرج وہ چھوٹے سے چھوٹا عدد ہوتا ہے جس سے وہ جزء صحیح یعنی بلا کسر نکلے جیسے نصف کا مخرج ۲، ربع کا مخرج ۴، ثمن کا مخرج ۸، ثلث وثلثان کا مخرج ۳ اور سدس کا مخرج ٦ ہے۔

وجہ تسمیہ = نصف کا مخرج ۲ اس لیے ہے کہ اس سے کم کوئی عدد نہیں۔

نوٹ: باقی مخارج اپنے اجزاء کے ہم نام ہیں۔

مخرج کی اقسام:

۱۔مخرج علی وجه الانفراد ۲۔مخرج علی وجه الاشتراك

۱۔مخرج علی وجه الانفراد:

مسئلے میں مذکورہ اجزاء میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے نصف، ربع یا ثمن وغیرہ۔

۲۔مخرج علی وجه الاشتراك:

اس کی تعریف سمجھنے سے پہلے ایک تمہید سمجھنا ضروری ہے وہ تمہید یہ ہے کہ مذکورہ اجزاء کے دو گروہ ہیں۔ (۱) نصف، ربع، ثمن (۲) ثلث، ثلثان، سدس

اب تعریف یوں ہوگی کہ مذکورہ دونوں گروہوں میں سے کسی ایک گروہ کے ایک سے زیادہ اجزاء کسی مسئلے میں جمع ہوں جیسے زوج اور بنت اس مسئلے میں نصف اور ربع دونوں جمع ہیں۔ تو جزو اقل اکثر کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اور مذکورہ گروہوں میں سے ایک گروہ کے چند اجزاء دوسرے گروہ کے کسی جزء

سے مل جائیں تو درج ذیل کے مطابق مخرج آئیگا۔

۱۔اگر نصف دوسرے گروہ کے چند اجزاء سے ملے تو مخرج ٦ آئے گا۔

۲۔اگر ربع دوسرے گروہ کے چند اجزاء سے ملے تو مخرج ۱۲ آئے گا۔

۳۔اگر ثمن دوسرے گروہ کے کسی جزء سے ملے تو مخرج ۲۴ آئے گا۔

میت

بیٹا	پوتا	پوتی
کل مال	م	

میت

زوجہ	بنت	ابن
۱	۷	

میت

زوج	بنات	پوتی

میت

زوج	اب	بنت
۱	م	۳

میت

بنت	بنون
۱ ع	۳

نوٹ: بیٹی، پوتی، حقیقی بہن، پدری بہن، یہ تمام رؤس ایک ہونے کی صورت میں نصف لیتی ہیں اگر ایک سے زیادہ ہوں تو پھر یہ ثلثان لیتی ہیں۔

نسبت کی قسمیں:

۱۔تماثل ۲۔تداخل ۳۔توافق ۴۔تباین

۱۔تماثل:

دوعددوں میں سے ہر ایک دوسرے کے برابر ہو۔جیسے۲ اور ۲۔

۲۔تداخل:

دوچھوٹے اور بڑے عددوں میں سے چھوٹا عدد چند بار خارج ہوکر بڑے کو ختم کردے یا بڑا چھوٹے پر برابر تقسیم ہوجائے یا چھوٹا عدد بڑے کا جزء ہو۔جیسا کہ ۳ اور ۹۔ ۳ کو اگر تین مرتبہ ۹ سے نکالا جائے تو ۹ ختم ہوجاتا ہے اور ۹ ۳ پر برابر تقسیم بھی ہوجاتا ہے۔

۳۔توافق:

دوچھوٹے اور بڑے عددوں میں سے چھوٹا عدد چند بار خارج ہوکر بڑے کو ختم نہ کرے بلکہ تیسرا عدد آکر دونوں چھوٹے اور بڑے عدد کو ختم کرے جیسے ۹ اور ۱۲ کیونکہ ۹ چھوٹا عدد ہے اور ۱۲ بڑا عدد ہے ان کو اب ۳ چند بار خارج ہوکر ختم کردیگا ۹ کو تین بار خارج ہوکر اور ۱۲ کو ۴ مرتبہ خارج ہوکر ختم کرے گا۔

۴۔تباین:

دوچھوٹے اور بڑے عددوں میں سے نہ چھوٹا بڑے کو ختم کرے اور نہ تیسرا آکر چھوٹے اور بڑے کو ختم کرے بلکہ آخر میں ایک بچ جائے جیسے ۴ اور ۵۔

اعتراض: یہ ہے کہ ۴ اور ۵ میں ایک بھی تو ۴ اور ۵ کو ختم کردیتا ہے؟

جواب: اس کا یہ ہے کہ ہم نے شرط لگائی تھی کہ تیسرا عدد آکر ختم کرے تو ایک عدد نہیں ہے۔

تصحیح کا بیان:

اس کا لغوی معنی ہے تندرست کرنا صحت یاب کرنا۔ اصطلاح میں ازالۃ الکسر بین الواقع الروس و السھام روٴس اور سھام کے درمیان واقع ہونے والی کسر کو دور کرنا۔ تصحیح کے ۷ قوانین ہیں۔ ان میں سے ۳ کا تعلق روٴس اور سھام سے ہے اور ۴ کا تعلق روٴس اور روٴس سے ہے۔

پہچان کا طریقہ:

جن ۳ کا تعلق روٴس اور سھام سے ہے اسکی پہچان اس طرح ہوگی کہ کسر صرف ایک فریق پر لازم آرہی ہوگی۔ اور جن ۴ کا تعلق روٴس اور روٴس سے ہے اس کی پہچان اس طرح ہوگی کہ ایک سے زیادہ فریقوں پر کسر آئے گی۔

روٴس اور سھام کی تعریف:

وراثت میں جن کو حصہ دیا جاتا ہے ان کو روٴس کہتے ہیں اور جو حصے ان کو ملتے ہیں ان کو سھام کہا جاتا ہے۔

قانون ۱:

مسئلے میں ہر فریق پر برابر برابر حصے تقسیم ہو جائیں۔

قانون ۲:

ایک فریق پر کسر لازم آئے اور روٴس اور سھام کے درمیان نسبت توافق کی ہو۔ عدد روٴس من انکسر کے وفق کو (یعنی جس فریق پر کسر لازم آرہی ہو تو اسکے وفق کو) اصل مسئلہ یا اس کے عول میں ضرب دی جائیگی اگر وہ مسئلہ عولی ہو۔ جیسے اب، ام، بنات ۱۰۔

۶×۵=۳۰

میت

اب	ام	بنات۱۰
۱/۶	۱/۶	۲/۳
حصے۵=۱	حصے۵=۱	حصے۱۰=۴

اب دیکھیں گے کہ جودس بیٹیاں ہیں ان کو جو۲ تہائیاں حصہ مل رہا ہے اس کو تقسیم اس طرح کریں گے کہ ایسا عدد لائیں گے جو انکی تعداد پر اور جو انکا حصہ ہے اس پر صادق آئے تو جب ہم نے غور کیا تو توافق نصفی یعنی ۲ نکلا جو۴ اور ۱۰ اپر پورا پوا تقسیم ہوتا ہے تو اب جو بنات کی تعداد بنتی ہے وہ ہے دس تو پھر اس ۱۰ اپر توافق نصفی یعنی ۲ پر تقسیم کریں تو جواب پانچ آیا تو پھر اس پانچ کو اصل مخرج ۶ سے ضرب دیں گے پھر جب ۶ کو ۵ سے ضرب دیا تو کل ۳۰ بنے پھر مضروب سے ہر فریق کے حصوں کو ضرب دیتے جائیں گے تو حاصل ضرب اس فریق کا حصہ ہوگا۔

قانون۳:

ایک فریق پر کسر لازم آئے رؤس اور سھام کے درمیان نسبت تباین کی ہو تو کل رؤس کو اصل مسئلہ یا عول میں ضرب دی جائیگی جیسے اب۔ام۔بنات ۵

۶×۵=۳۰

میت

اب	ام	بنات۵
۱/۶	۱/۶	۲/۳
۵=۱	۵=۱	۴=۲۰

قانون۳ کے مطابق کل رؤس کو اصل مسئلہ سے ضرب دینگے۔

عول کی مثال زوج،اخوات۵

۶بعدالعول ۷×۵=۳۵

میت

زوج	اخوات۵
۱/۶	۲/۳
۵×۳=۱۵	۵×۴=۲۰

قانون۳ کے مطابق کل رؤس کو عول سے ضرب دینگے۔

قانون۴:

ایک سے زیادہ فریقوں پر کسر لازم آئے رؤس اور رؤس کے درمیان نسبت تماثل کی ہو تو عدد مماثلہ میں سے ایک کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائیگی۔

۶ تـــ ۱۸

میت

بنات۶	جدات۳	اعمام۳
۲/۳	۱/۶	۱/۶
۱۲	۳	۱
۱۲	۳	۳

قانون ۵:

ایک سے زیادہ فریقوں پر کسر لازم آئے اور اعداد رؤس میں نسبت تداخل کی ہو تو اعداد متداخلہ میں سے بڑے عدد کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائیگی۔

۱۲ تـــ ۱۴۴=۱۲×۱۲

میت

زوجات۴	جدات۳	اعمام۱۲
۱/۴	۱/۶	عصبہ
۳	۲	۷
۳۶	۲۴	۸۴

قانون ۶:

ایک سے زیادہ فریقوں پر کسر لازم آئے اور اعداد رؤس کے درمیان نسبت توافق کی ہو تو اعداد رؤس میں سے ایک کے وفق کو دوسرے کے کل میں ضرب دی جائیگی پھر حاصل ضرب کو تیسرے کے وفق میں ضرب دی جائیگی اگر حاصل ضرب اور تیسرے کے درمیان نسبت توافق کی ہو گی ورنہ حاصل ضرب کو

تیسرے کے کل میں ضرب دی جائیگی پھر حاصل ضرب کو چوتھے کے وفق میں ضرب دی جائیگی اگر حاصل ضرب اور چوتھے میں نسبت توافق کی ہوگی ورنہ چوتھے کے کل میں ضرب دی جائیگی پھر حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں ضرب دی جائیگی۔ جیسے زوجات ۴، بنات ۱۸، جدات ۱۵، اعمام ۶۔

۱۸۰   ۶×۲=۳   ۶-۱۵-۹-۴×۴   ۴۳۴ تے ۲۴

میت

زوجات ۴	بنات ۱۸	جدات ۱۵	اعمام ۶
۱/۸	۲/۳	۱/۶	عصبہ
۳/۵۴۰	۱۶/۲۸۸۰	۴/۷۲۰	۱/۱۸۰

جہاں نسبت تباین کی ہوگی تو کل رؤس جو ہوتے ہیں وہ لکھے جاتے ہیں اور جہاں نسبت توافق کی ہوگی تو پھر کل رؤس کو ضرب دیں گے نصف یعنی ۲ سے جس طرح اس مثال میں بنات کو ۱۸ حصے ملے تو ان کو اوپر ضرب دیا تو ۹ جواب آیا پھر ہم نے اس کو اوپر لکھ دیا اسطرح ۱۵ میں نسبت تباین کی ہے تو اس کو بھی اوپر لکھ دیا اور ۶ اور ایک میں نسبت تباین کی ہے تو اس کو بھی اوپر لکھ دیا۔ اب پہلے سائیڈ والے یعنی ۴ اور ۶ کے درمیان نسبت دیکھیں جو کہ توافق کی ہے تو ان میں ۴ کو ۳ پر ضرب دیں گے تو ۱۲ آئے اب ۱۲ اور ۹ کے درمیان نسبت دیکھی تو توافق ثلثی آیا۔

قانون ۷:

ایک سے زیادہ فریقوں پر کسر لازم آئے اور اعداد رؤس میں نسبت تباین کی ہو تو اعداد رؤس میں سے ایک کو دوسرے کے کل میں ضرب دی جائیگی اور حاصل ضرب کو تیسرے کے کل میں ضرب دی

جائیگی پھر حاصل ضرب کو چوتھے کے کل میں ضرب دی جائیگی پھر حاصل ضرب کو اصل مخرج سے ضرب دی جائیگی۔ جیسے زوجہ ۲ جدات ۶ بنات ۱۰ اعمام ۷۔

جہاں نسبت توافق اور تباین کی پائی جائیگی تو ان کا ذو اضعاف اقل نکالیں گے (ذو اضعاف اقل نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کم عدد کو رکھیں گے پھر اس کے بعد زیادہ کو مثلا ۸۔۴۔۲ پھر ان سب کو ۲ پر تقسیم کرتے جائیں گے) پھر مخرج پر ضرب دینگے۔ اور جہاں اکیلی نسبت تباین کی پائی جائے گی تو وہاں پھر ایک دوسرے کے ساتھ ضرب دیتے جائیں گے۔

ثلثان (۲/۳) کا نکالنے کا طریقہ:

مثلا ہم نے ۲۴ کا ثلثان نکالنا ہے تو ۲۴ کو ۳ پر تقسیم کرینگے جو حاصل جواب ہوگا اسکو ۲ سے ضرب دینگے (۱۶=۲×۸=۳÷۲۴)۔ کیونکہ ثلثان آتا ہے نیچے والے سے تقسیم اوپر والے پر حاصل جواب سے ضرب۔

مسئلہ عولی:

اصل مخرج سے اگر حصے بڑھ جائیں تو وہ مسئلہ عولی ہوتا ہے اور عول تین مخرج میں ہوتا ہے ۶، ۱۲، ۲۴۔ ۶ کا عول ۱۰ تک، ۱۲ کا عول ۱۷ تک اور ۲۴ کا عول ۲۷ تک اور حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک ۳۱ تک ہوتا ہے اور عول جہاں بھی آئیگا طاق صورت میں آئیگا۔

نوٹ = عول وہاں ہوگا جہاں ایک فریق پر کسر لازم آئے۔

☆ اصل مخرج سے اگر حصے بڑھ جائیں تو پھر وہ مسئلہ ردی ہوتا ہے۔

ردکا بیان:

ردکا لغوی معنٰی ہے لوٹانا، پھیرنا، رجوع کرنا اور اصطلاح میں مخرج سے بچ جانے والے حصوں کو فروض نسبیہ پر انکے حصوں کے مطابق خرچ کرنا۔ مثلاً مخرج ۸ آیا اور حصے والے ٦ تھے۔

☆ ردعول کی ضد ہے عول سے مخرج کم اور حصے زیادہ ہو جاتے ہیں جبکہ رد سے مخرج زیادہ اور حصے کم ہوتے ہیں۔ احناف کے نزدیک بچ جانے والا مال ذوی الفروض نسبیہ پر رد کیا جائے گا جبکہ امام شافعی اور امام مالک کے نزدیک اسکو بیت المال میں جمع کرایا جائے گا۔

قانون ا:

من یرد علیہ ایک جنس کے ہوں اور من لا یرد علیہ (یعنی میاں یا بیوی) نہ ہو تو مسئلہ ان کے رؤس سے بنایا جائے گا جیسے ۲ بیٹیاں یا ۲ بہنیں یا ۲ جدات۔

مسئلہ۲ متوفی زید		مسئلہ۲ متوفی زید		مسئلہ۲ متوفی زید	
میت		میت		میت	
بنت ا	بنت ا	بنت ا	بنت ا	بنت ا	بنت ا
ا	ا	ا	ا	ا	ا
ا-ا فی کس		ا-ا فی کس		ا-ا فی کس	

قانون۲:

اگر مسئلے میں من یرد علیہ ایک سے زیادہ جنس کے ہو اور من لا یرد علیہ نہ ہوں تو مسئلہ ان کے سھام سے بنایا جائیگا۔

☆ مسئلے میں اگر دوسدس ہوں تو مسئلہ ۲ سے بنایا جائیگا جیسے اخت خیفیہ ا اور جدہ۔

☆مسئلے میں اگر ثلث اور سدس جمع ہوں تو مسئلہ ۳ سے بنایا جائیگا جیسے اخت خیفیہ ۲ اور ام۔

☆مسئلے میں اگر نصف اور سدس جمع ہوں تو مسئلہ ۴ سے بنایا جائیگا جیسے بنت اور ام۔

☆مسئلے میں اگر دو ثلث اور سدس جمع ہوں جیسے ۲ بیٹیاں اور جدہ، یا نصف اور دو سدس جمع ہوں جیسے بیٹی، جدہ اور اخت خیفیہ، یا نصف اور ثلث جمع ہوں جیسے بیٹی ۱ اور اخت خیفیہ ۲ تو مسئلہ ۵ سے بنایا جائیگا۔

مسئلہ ۲ متوفی زید

میت

اخت خیفیہ	جدہ ۱
۱	۱

۱-۱ فی کس

مسئلہ ۳ متوفی زید

میت

اخت خیفیہ ۲	ام ۱
۱/۳	۱/۶

۲-۱ فی کس

مسئلہ ۴ متوفی زید

میت

بنت ۱	ام ۱
۱/۲	۱/۶
۳	۱

۳-۱ فی کس

مسئلہ ۵ متوفی زید

میت

بنات ۲	جدہ ۱
۲/۳	۱/۶
۴	۱

۲-۲-۱ فی کس

مسئلہ ۵ متوفی زید

میت

بیٹی ۱	جدہ ۱	اخت خیفیہ
۱/۲	۱/۶	۱/۶
۳	۱	۱

۳-۱-۱ فی کس

مسئلہ ۵ متوفی زید

میت

اخت خیفیہ ۲	بیٹی ۱
۱/۳	۱/۳

۳-۱-۱ فی کس

قانون ۳:

من یرد علیہ ایک جنس کے ہوں اور من لا یرد علیہ بھی موجود ہوتو مخرج من لا یرد علیہ کے اقل سے بنایا جائیگا۔ من لا یرد علیہ کو حصہ دینے کے بعد بقیہ مال من یرد علیہ پر برابر برابر تقسیم ہو گیا تو ٹھیک جیسا کہ زوج ۱ اور بنات ۳ ورنہ من یرد علیہ کے رؤس کے وفق کو من لا یرد علیہ کے فرض یعنی حصہ کے مخرج میں ضرب دی جائیگی بشرطیکہ نسبت توافق کی ہو (اگر تباین کی ہوتو اس کے کل میں ضرب دی جائیگی) جیسے زوج ۱ اور بنتان ۲ ورنہ کل رؤس من یرد علیہ کو من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب دی جائیگی جیسے زوج ۵ بنتان۔

مسئلہ۴×۵=۲۰ متوفی زید		۴×۲=۸ متوفی زید		مسئلہ۴ متوفی زید	
میت		میت		میت	
بنات۵	زوج	بنات۶	زوج	بنت۳	زوج
۲/۳	۱/۴	۲/۳	۱/۴	۲/۳	۱/۴
۳	۱	۳	۱	۳	۱
۵-۳-۳-۳-۳-۳فی کس		۲-۱-۱-۱-۱-۱-۱فی کس		۱-۱-۱-۱فی کس	

قانون ۴:

من یرد علیہ ایک سے زیادہ جنس کے ہوں اور من لا یرد علیہ بھی موجود ہوتو مسئلہ من لا یرد علیہ کے اقل مخارج سے بنایا جائیگا پھر من لا یرد علیہ کو حصہ دینے کے بعد بقیہ مال من یرد علیہ کو برابر تقسیم ہو جائے تو فیھا جیسے زوجہ جدات ۴ اخوات خیفیہ ۶۔ ورنہ من یرد علیہ کے کل رؤس کو من لا یرد علیہ کے فرض کے مخرج میں ضرب دی جائیگی پھر حاصل ضرب دونوں فریقوں یعنی من لا یرد علیہ اور من یرد علیہ کے حصوں کا مخرج ہوگا جیسے زوجات ۴ اور بنات ۹ جدات ۶۔

مسئلہ۴×۳=۱۲ متوفی زید

میت

زوجہ	جدات۴	اخوات۶
۱/۴	۱/۶	۱/۳
۱	۱	۲
۲	۲	۸

مسئلہ۸×۵:۴۰×۳۶=۱۴۴۰ متوفی زید

میت

زوجات۴	بنات۹	جدات۶
۱/۸	۲/۳	۱/۶
۱	۴×۷	۱×۷
۵×۳۶=۱۸۰	۲۸×۳۶=۱۰۰۸	۷×۳۶=۲۵۲
۴۵	۱۱۲	۴۲ (حصے)

نوٹ۱= اس قانون میں تصحیح کے بعد مال تقسیم کرنے کا طریقہ یہ ہے من لا یرد علیہ کے حصوں کو مضروب سے ضرب دی جائیگی اور من یرد علیہ کے حصوں کو اس ہندسے سے ضرب دی جائیگی جو کہ من لا یرد علیہ کو حصہ دینے کے بعد باقی بچ گیا تھا۔ اور اگر بعض فریقوں پر کسر لازم آئی تو تصحیح کے مسائل کے مطابق عمل کیا جائیگا۔

نوٹ۲= جو من لا یرد علیہ سے بچیں گے انکو من یرد علیہ کے سہام پر ضرب دینگے اور جو من یرد علیہ کے سہام ہیں انکو جمع کرکے جو من لا یرد علیہ کا سہام ہے اس سے ضرب دینگے۔ اسکے بعد جو رؤس کا ذواضعاف اقل نکلے گا۔

قاعدہ= اگر باب رد میں تداخل آجائے تو توافق کے درجے میں ہوتا ہے۔

میت کے کفن ودفن کے اخراجات پورے کرنے کے بعد پھر دوسرے نمبر پر اور حقوق جو ہیں وہ ادا کیئے جائیں۔قل خوانی یا مہمانوں کا کھانا وغیرہ اسمیں شامل نہیں ہیں۔میت کو جو کفن دیا جاتا ہے اس کی تین قسمیں ہیں ا۔کفن سنت ۲۔کفن کفایہ ۳۔کفن ضرورت۔

ا۔کفن سنت:

مرد کے تین کپڑے ہیں ا۔لفافہ ۲۔ازار ۳۔قمیص۔ لفافہ اتنا بڑا ہونا چاہیے جس سے میت کے سر اور پاؤں کو باندھا جاسکے اور جو ازار کہلاتا ہے اسکو چادر بھی کہتے ہیں اسکی لمبائی سر سے لے کر پاؤں تک ہو قمیص گردن سے لیکر گھٹنوں کے نیچے تک۔

۲۔کفن کفایہ:

مرد کے دو کپڑے ہیں ا۔لفافہ ۲۔چادر

۳۔کفن ضرورت:

جتنا میسر ہوسکے لیکن کسی سے بھیک نہ مانگی جائے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب شہید ہوئے تو جب آپکو کفن دیا گیا تو ایک چادر تھی وہ اتنی چھوٹی تھی کہ اگر سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہوجاتے اگر پاؤں کو ڈھانپا جاتا تو سر ننگا ہوجاتا تو حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا سر کو چادر سے ڈھانپ لو اور پاؤں کو گھاس سے ڈھانپ لو لیکن بھیک نہ مانگی گئی اگر ویسے کوئی دے دے تو کوئی حرج نہیں ہاں ادھار لے کر کفن دینا جائز ہے اگر اسکے ورثاء اسکو ادا نہ بھی کرسکیں تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسکو معاف کروادے گا وہ اسطرح کہ ایک محل تیار کیا جائے گا تو جو قرض خواہ ہوگا اسکو دیکھ کر پوچھے گا کہ یہ کس کا محل ہے تو جواب دیا جائیگا کہ جو کسی کا قرض معاف کردے گا تو وہ کہے گا کہ میں نے معاف کردیا تو اللہ تعالیٰ وہ محل اسکو عنایت فرما کر قرض دار کو چھٹکارا حاصل کروادے گا۔

مرد کو کفن دینے کا طریقہ:

سب سے پہلے لفافہ یعنی چادر بچھائی جائے گی پھر ازار بچھائی جائے گی پھر قمیص کو رکھا جائیگا قمیص آستینوں کے علاوہ ہو۔

طالب دعا:

محمد مظاھر اشرف ہجویری

طالبِ دعا

محمد مظاہر اشرف ہجویری

متعلّم جامعہ ہجویریہ داتا دربار لاہور